سوال

(397) عورتوں کا بال کٹوانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے بال کٹواتی تھیں اور کانوں تک رکھتی تھیں؟

کیا عورت اپنے بال کٹواسکتی ہے یا نہیں؟

کیا عورت اپنی دوگتیں کراسکتی ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بالوں کے متعلق احادیث میں ہے کہ ان کا اکرام کیا جائے، ان کے اکرام کے لئے انہیں دھونا، صاف کرنا، تیل لگانا اور کنگھی کرنا ہے، اس میں مرد اور عورت کی کوئی تمیز نہیں، البتہ مردوں کے لئے بال رکھنے کی حدبندی ہے جبکہ عورت کے لئے اس قسم کی کوئی حدبندی نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق صحیح روایات ہیں کہ آپ کے بال نصف کانوں تک اور ایک روایت کے مطابق کندھوں کے درمیان ہوتے تھے۔ [صحیح بخاری، اللباس : ۵۹۰۱]

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عورت کا حسن وجمال اس کے خوبصورت لمبے اور گھنے بالوں میں ہے۔ قرون اولیٰ کی خواتین اپنے بالوں کے متعلق خاص اہتمام کرتی تھیں لیکن آج کی مغرب زدہ عورت جسے گھر سے باہر کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا شوق ہے اور اسے گھریلو کام کاج کے لئے فرصت نہیں ہے چونکہ عورت کے بال محنت طلب کرتے ہیں جبکہ آج کی صنف نازک اس محنت سے قاصر ہے۔ اس نے گندے بالوں کو اٹھائے رکھنے کے بجائے انہیں اتار پھینکنے میں ہی عافیت سمجھی ہے، پھر بالوں کو فیشن کے طور پر کاٹنا خالص مغربی تہذیب ہے۔ مشرقی خواتین میں یہ تہذیب مغرب کی طرف سے آئی ہے۔ اس لئے اس پرفتن دور میں عورت کو اپنے بال کاٹنے کی اجازت دینا مغربی تہذیب کی آبیاری کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں ازواج مطہرات کا جو عمل پیش کیا جاتا ہے وہ کئی ایک اعتبار سے محل نظر ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ ازواج مطہرات اپنے بالوں سے لے لیتی تھیں حتی کہ وہ وفرہ کی مانند ہوتے تھے۔ [صحیح مسلم، الحیض: ۷۲۸]

ہمارے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے بالوں کا خاص انداز سے جوڑا بنالیتی تھیں۔ جو وفرہ کی شکل میں نظر آتا تھا، امام مسلم رحمہ اللہ نے اس عمل کو طہارت کے مسائل میں بیان کیا ہے یہ بھی اس بات کا قرینہ ہے کہ اس سے مراد بالوں کا کاٹنا نہیں ہے بلکہ غسل کے موقع پر ان کا جوڑا بنانا ہے۔ عموماً خواتین غسل کے وقت یہ عمل کرتی ہیں، اگر اس سے مراد کاٹنا ہو تو بھی محدثین نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ازواج مطہرات نے سادگی اور ترک زینت کے طور پر ایسا کیا تھا۔

اس کے علاوہ اسلامی خواتین کو کفر پیشہ عورتوں سے مشابہت نہیں کرنا چاہیے اور مردوں سے مشابہت کرنے والیوں پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ [صحیح بخاری، اللباس: ۵۸۸۵]

ہمارے نزدیک کسی معقول عذر کے بغیر عورت کو سر کے بال کاٹنے کی اجازت نہیں ہے۔ خاوند کی خوشنودی کوئی معقول عذر نہیں ہے کیونکہ اس کی خوشنودی شریعت کے تابع ہے، اس لئے فیشن کے طور پر عورت کا بال کاٹنا جائز نہیں ہے، البتہ دو میڈھیاں یا گیسو بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی فوت ہوئی تھیں تو اس کے بالوں کی تین میڈھیاں بنائی گئی تھیں۔ [صحیح بخاری، الجنائز: ۱۲۳۶]

اس لئے عورت کو اپنے بالوں کی دو تین میڈھیاں (گتیں) بنانے میں کوئی قباحت نہیں ہے، البتہ فیشن کے طور پر انہیں کاٹنا شرعاً جائز معلوم نہیں ہوتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 400